پنجاب نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر ۲۷ | مطبوعہ ۲ جولائی ۱۸۹۱ء بروز پنجشنبہ | جلد ۱۸

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے۔ عہ/۱

ایضاً بیرونجات سے مع محصول ڈاک۔ عہ/۸

دس کاپیوں سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام پر فی کاپی۔ عہ/۲

ایک شخص کے نام سات کاپی کے دام وصول ہونے پر ایک کاپی مفت دیجائیگی۔ ہر حالت میں قیمت پیشگی لیجائیگی +

ایڈیٹوریل

"لیورپول کی مسجد پر عیسائیوں کے بزدلانہ حملہ" کے عنوان سے تحفۂ ہند بجنور نے اپنے وکیلانہ منطق سے جو کچھ لکھا ہے۔ اسکی محض نادانی پر دلالت کرتا ہے۔ اس نامعقول حرکت کا ذکر بعض دیگر اخبارات میں بھی پڑھنے میں آیا۔ معلوم نہیں کہ اس معاملہ کی اصل حقیقت کیا ہے۔ اگر کوئی سرخیل مفسدین جو ہمعصر کی سمجھ میں پادری صاحبان تھے۔ اور وہ انجیل ہاتھ میں لئے ہوئے ایسی شرمناک کارروائی میں شریک ہوئے ہوں تو واقعی بڑی ناشایستہ بات معلوم ہوتی ہے۔ اس امر کی نسبت زیادہ نہیں کہا جا سکتا تاوقتیکہ کسی معتبر ذریعہ سے اسکی حقیقت معلوم نہو۔ اخبار مذکور لکھتا ہے کہ "یہ ٹھیک ہے کہ وہ پرانی روش کے ہتھیار جو انکے متقدمین بطور ارث انکے (عیسائیوں) ہاتھوں میں چھوڑ گئے ہیں۔ ان کو یہ ہر سال مجلا اور مصفا کرتے ہیں جس سے وہ میدان جنگ میں دوسری قوموں کے مقابل آسکیں مگر انکے ہتھیاروں میں وہ اصلی جوہر نہیں ہے جو میدان جنگ میں دوسری قوموں کے مقابل انکو قایم رکھ سکے۔ اس کا امتحان مختلف میدانوں میں ہو چکا ہے۔ ہندوستان میں اکثر کارنامے ایسے پائے جاتے ہیں۔ کہ جو برابر اس بات کی شہادت دے رہے ہیں کہ عیسائیوں کے موجودہ ہتھیار اس قابل نہیں ہیں۔ کہ وہ اچھی طرح کام دے سکیں۔" وغیرہ اسکے ثبوت میں وہ پادری سکاٹ صاحب اور رودیانند پنڈت کے مقابلہ کا ذکر پیش کرتا اور لکھتا ہے کہ عیسائیوں نے اس میدان میں بڑی زک اٹھائی۔ جسکی وجہ سے انکی کرامت ٹوٹ گئی۔

معلوم ہوتا ہے کہ تحفۂ ہند باوجود عیسائیوں کی غیر مغلوب طاقت سے واقف نہیں۔ اور ایسی باتیں لکھکر اپنا دل خوش کرنا چاہتا ہے۔ یا دیدہ و دانستہ انکی مخالفت اور حق پوشی پر آمادہ ہوکر اپنے ناظرین کو دھوکہ دینا اور دین عیسوی کی نسبت انہیں بدگمان بنانا پسند کرتا ہے۔ تحفۂ ہند کی سمجھ میں دیانند کی مانند دنیا میں کوئی عالم و دانا گذرا ہی نہیں۔ جسنے مسیحیوں کو زک دیکر انکی کرامت توڑ دی۔ مسیح کے وقت ظہور سے اس انیسویں صدی تک ہر ملک و ہر زمانہ و ہر قوم میں بہت ایسے اشخاص کے نام تاریخ ہمیں بتلاتی ہے کہ جنہوں نے اپنی دانست۔ اور اپنے پیروؤں اور ہمخیالوں کی سمجھ میں مسیحیت کو بالکل پست و نیست و نابود کر دینے میں کوئی انسانی دقیقہ کوشش فروگذاشت نہ کیا۔ تلوار سے۔ زبان سے اور قلم سے اسکو صفحۂ عالم سے مٹا ڈالنے کی تدبیریں کیں۔ تاہم اس عدد کی صفریں صدی در صدی بڑھتی گئیں۔ اور آج کے دن اسکی حالت دیگر ممالک کے علاوہ اس ہندوستان ہی میں ہمارے پیش نظر ہے جس کا انکار نہیں ہو سکتا اور جسکی

ترقی پذیری اور غیر مذاہب پر غلبہ پالی کسی حاسد کم بین کی نظر میں ہی سے چھپی ہو تو ہو۔ ورنہ اکثر غیر اقوام کے عقلمند و کیفیت شناس لوگ اسکے پر زور حملوں اور اسکی روحانی لڑائی کے ہتھیاروں کا لوہا مان گئے اور دلمیں قایل ہو گئے ہیں۔ کہ بالآخر دنیا میں مسیحیت ہی غالب آئیگی۔ کیونکہ مسیحیوں کی "لڑائی کے ہتھیار جسمانی نہیں پر خدا کے سبب قلعوں کو ڈھا دینے پر قادر ہیں"۔ اور صرف انہیں ہتھیاروں کے ذریعہ سے۔ جبکہ موجودہ سلاح جنگی جنکی نسبت آپ لکھتے ہیں کہ "جس قدر عیسائیوں کے پاس آجکل موجود ہیں دوسری قوموں کو وہ نصیب نہیں ہیں" ایجاد بھی نہیں ہوئے تھے۔ حکومتوں اور بادشاہتوں کو الٹ پلٹ کر دیا۔ اور ہندوستان پر بھی ان ہتھیاروں کے جوہر کھلتے جاتے ہیں۔ آپنے ناحق بغیر حقیقتِ حال سے مطلع ہوئے مسلمانوں کی حمایت پر قلم گھسا اور اپنے دیانتدارانہ مزاج کو مسیحیت کی مخالفت میں پُر جوش کیا *

ہم خوش ہیں کہ ہمارے معزز نامہ نگار کے ایک مضمون پر جو انہوں نے بعنوان "پنجاب کے میلے" تحریر کیا تھا۔ قیصر الاخبار متوجہ و معترف ہو کر لکھتا ہے کہ "اخبار مذکور (نورافشاں) نے خواہ یہہ حال طنزاً لکھا ہو مگر ہمیں چاہئے کہ جو برائیاں ہم میں موجود ہیں اُنکے دفعیہ کی کوشش کریں۔ اور معترض کے لئے کوئی موقعہ انگشت نمائی کا باقی نہ رکھیں"۔ تعجب کی بات ہے کہ جب کبھی ہندوؤں اور محمدیوں کے کسی بُرے رسم و دستور کو اُنپر ظاہر کرنے اور براہ ہمدردی اُنسے باز رکھنا چاہتے تو وہ معترض اور "طنزاً لکھنے والے" سمجھے جاتے ہیں۔ یہہ بگڑی ہوئی انسانی نیچر کا تقاضا ہے *

قیصر الاخبار ہمارے اس لکھنے پر کہ بیبل کی تعلیم نبی اور وید کی تعلیم او ہام انسانی ہیں ہمکو "بخیال خویش خبطے دارد" جانکے بافسوس و تعجب لکھتا ہے کہ "ابتک پادری صاحبان مدعی مرغی کی ایک ٹانگ ہیں۔ ابتک بیبل پر فدا ہیں۔ ہم نہیں جانتے کہ اُنکی تعلیم اُنکی تمیز اُنکو یہہ کیونکہ باور کراتی ہے کہ بیبل سی کتاب کیونکر الہامی کتاب ہو سکتی ہے"۔ کیا یہہ وہی بات نہیں جو ہزاروں سیکڑوں برس سے ہر زمانہ میں ہر ملک کے بیدین و بت پرست لوگ بیبل کے حق میں کہتے رہے ہیں۔ لیکن **یہوواہ** جسکی زندگی و نجات بخش تعلیم بیبل میں پائی جاتی۔ وہ حکیموں کو اُنکی چترائیوں میں پھنساتا ہے۔ اور شریر خواروں پر اپنے کو ظاہر کرتا ہے۔ اور آخر یہی کتاب ہوگی جسکے مطابق بندوں کی عدالت کی جائیگی اور مخالفت حق کا انجام تلخ کام بھگتنا پڑے گا *

بشپ فرنچ صاحب مرحوم کی زندگی اور کام کی بابت پادری آر کلارک صاحب ایم اے۔ سی ایم ایس نے ۲۱ مئی ۱۸۹۱ء کو بمقام کوہ مری شٹن چرچ میں ایک سرمن میں بیان کیا کہ ہمارے بشپ مرحوم کے یہہ آخری الفاظ تھے جو اُنکی پچھلی چھٹی میں جو چرچ مشنری سوسائٹی کو انہوں نے مسقط سے۔ اسی کو لکھی پائے جاتے۔ "دے برّے سے لڑائی کرینگے اور برّہ اُنپر غالب ہوگا کیونکہ وہ خداوندوں کا خداوند اور بادشاہوں کا بادشاہ ہے اور وے جو اُس کے ساتھ ہیں سو بلائے ہوئے اور چنے ہوئے اور دیانتدار ہیں"۔ مکاشفات ۱۷-۱۴ *

بشپ فرنچ صاحب یکم جنوری ۱۸۲۵ء کو پیدا ہوئے انکے والد برٹن ان ٹرنٹ میں ایک سرگرم و دیندار انجیلی خادم تھے۔ لیکن یہہ انکی دیندار والدہ کے باعث ہوا کہ انہوں نے ایک پرجوش مشنری روح کو حاصل کیا۔ صاحب موصوف نے رگبی سکول میں تعلیم پائی جہاں پر موجودہ وزیر سلطنت لارڈ کراس سٹر جرج ڈ ہبل اور دیگر اکابر انکے ہمعصر تھے۔ یہاں اعزاز حاصل کرنے کے بعد وہ یونیورسٹی کالج آکسفورڈ کو گئے جہاں اُسوقت بہت مشہور اشخاص رہتے تھے۔ یہاں اُنہوں نے کلاسیکل اعزاز میں اوّل درجہ حاصل کیا۔ اور یونیورسٹی کے پرائز بین اور اپنے کالج کے ایک معلم اور فیلو ہو گئے۔ یہیں آپ نے مشنری ہونیکا مستقل ارادہ کیا۔ اور اپنے تئیں چرچ مشنری سوسائٹی کے پیش کیا۔ جنہوں نے انکو اور لاآگرہ میں ۱۸۵۱ء بمعیت اڈورڈ سوارٹ صاحب کے جو فی الحال نیوزیلنڈ کے بشپ ہیں سی ایم ایس کالج کی بنیاد ڈالنے کے لئے بھیجا۔ آپ آگرہ میں روزانہ سولہ گھنٹے سکول میں تعلیم دینے۔ بازار کی منادی کرنے اُمیدواروں کو آرڈینیشن کے لئے اور متلاشیوں کو بپتسما پانے کے واسطے تیار کرنے میں مصروف رہتے تھے۔ اور کتابوں کے تصنیف کرنے عربی۔ فارسی۔ اُردو۔ سنسکرت۔ اور ہندی تحصیل کرنے میں مشغول رہتے تھے۔ بشپ فرنچ صاحب مرحوم کی تاریخ زندگی میں یہہ ایک قابل تقلید و تعریف ماجرا ہے کہ جب ۱۸۵۷ء میں بایام بغاوت ہند قلعہ آگرہ میں ہندوستانی مسیحیوں کو جائے امن نہ مل سکتی تھی۔ اور فرنچ صاحب کو کہا گیا کہ اگر وہ چاہیں تو وہ اپنی کلیسیائے ہندوستانی کے لوگوں کو باہر چھوڑ کر تنہا قلعہ میں پناہ گزین ہوں۔ تو انہوں نے قلعہ کے باہر مسیحیوں کے ساتھ رہنا منظور کیا اور انہیں نہ چھوڑا تاوقتیکہ مسیحیوں کو قلعہ کے اندر جگہہ نہ دی گئی۔ ۱۸۶۱ء میں انہیں چرچ مشنری سوسائٹی نے بمعیت ڈاکٹر بروس صاحب سرحدی مشن قایم کرنے کے لئے ڈیرہ اسمٰعیل خان میں بھیجا۔ اور ۱۸۶۹ء میں وہ مسٹر ناٹ صاحب کے ہمراہ لاہور ڈوینٹی کالج قایم کرنے کے لئے بھیجے گئے۔ اور پھر ۱۸۷۷ء میں وہ کنٹربری کے آرک بشپ اور کلیسیا کیطرف سے لاہور میں بشپ کے عہدے پر مامور ہو کر آئے۔ اور اس خدمت کو دس برس تک انجام دیا *

صاحب ممدوح و مرحوم کا ایام غدر سے پیشتر بطریق دورہ وعظ انجیلی معہ چند دیسی مددگاروں۔ کے آگرہ میں

اور پُرہجوم بازار میں منادی کرنا و مفت کتابیں لوگوں کو تقسیم کرنا ہمیں بخوبی یاد ہے۔ اُردو اور فارسی کی انجیلیں اور مختلف حصے سیکڑوں آدمیوں کو جنہوں نے ایک سطر پڑھکر سنا دی مفت تقسیم کر گئے۔ کیونکہ اُسوقت تک ان کتابوں کو بقیمت فروخت کرنیکا طریقہ جاری نہ ہوا تھا۔ قریب آٹھ دس برس ہوئے ہونگے کہ آپ پھر ایک مرتبہ دہلی کے پادری آر آر ونٹر صاحب کو ہمراہ لیکر آگرہ میں خدا کا کلام سُنانیکو تشریف لے گئے تھے۔ اور ایک انبوہ کثیر کے سامنے بیرون لال دروازہ کلام کی اس آیت پر نہایت موثر و دلچسپ بیان کیا کہ "سب آدمیوں کے لئے ایک بار مرنا اور بعد اسکے عدالت مقرر ہے۔" آپ بڑی ضخامت کی پوری بیبل ایک جزدان میں گلے میں ڈالے ہوئے تھے اور اسکو کھولکر پڑھتے اور لوگوں کو سُناتے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ ضرور ہے کہ ہم مسیحی واعظ جب ہندو مسلمانوں میں انجیل کی خوشخبری سُنانے کے لئے جاتے ہیں بڑی بڑی مجلد کتابیں کلام اللہ کی اپنے ساتھ رکھیں۔ کیونکہ اکثر لوگ کتابوں کی عظمت معلوم کرنے اور تعظیم دیتے ہیں۔ صاحب موصوف کا یہہ طریقہ اُن مسیحی واعظوں کو سبق سکھلانے کے لئے مفید ہے۔ جو باعث نزاکت یا کسی اور وجہہ سے مجلد بیبل کا بازار کی منادی میں ساتھ رکھنا بار سمجھتے ہیں۔ اکثر دیکھنے میں آتا ہے کہ بعض انجیلی واعظ ایک رومال اور چھڑی اور ایک دو ورقہ رسالہ یا کوئی حصہ انجیل ہاتھ میں لیکر بازار کو جاتے اور منادی کے موقعہ پر اگر کوئی شخص توریت وصحف انبیا کی نسبت کچھ سوال کرتا یا کسی بات پر جو عہد عتیق میں اُنکے پائی جاتی ہو غلط فہمی سے اعتراض کرتا ہے۔ تو واعظ کے پاس بیبل موجود نہ ہونے سے ایسے شخص کا منہہ اور کسی صورت سے بند نہیں کر سکتا ہے۔ لازم ہے کہ مسیحی جنگ آور پورے سامان جنگ اور جملہ اسلحہ کلام کے ساتھ مہیا ہو کے میدان محاربہ میں اپنا قدم بڑھاوے اور وہ ہرگز ناکامیاب نہ ہوئیگا +

---

۱۶ جون کو بمقام ہگلی ایک اور فساد ہونیوالا تھا۔ جس سے بعض بغاوت و مفسدہ آمیز طبیعتوں کا اظہار ہوتا ہے۔ کوئی بابو صاحب تالاب تیار کرا رہے تھے۔ اتفاقاً اسمیں کوئی قبر برآمد ہوئی۔ پانسو مسلمان اُس قبر کے گرد جمع ہو گئے اور ایک جھنڈا گاڑ دیا۔ مسٹر ہلی اسسٹنٹ مجسٹریٹ پولیس لیکر فوراً موقعہ پر آئے اور جھنڈے کو دور کیا۔ اسسٹنٹ مجسٹریٹ نے کہا کہ مالک زمین کو قبر کھودنے کا اختیار ہے۔ کیونکہ اُسنے اُسے خرید لیا ہے لیکن لوگ نعرے مارتے تھے کہ ہم اپنے مذہب کے لئے جان دینگے۔ ہمارے دانا شیر اخبار عام گورنمنٹ کو صلاح دیتے ہیں کہ اس قسم کے ہنگامے روکنے کے لئے ایک قانون پاس کر دے۔ کہ وہ زمین جسپر ایک مذہب کے مقابر و مساجد و معابد ہوں دوسرے مذہب والوں کے ہاتھ فروخت نہ ہو سکیں۔ لیکن آپ نے اُن مشکلات پر نظر دُور رس نہ ڈالی جو ایسا قانون پاس کرنے سے پیش آئینگی۔ ہمیں ایک نقل یاد آتی ہے کہ جب فتاح اعظم سکندر مر گیا تو اُسکی ماں اکثر ہائے سکندر ہائے سکندر کہتی ہوئی آیا کرتی تھی اور قبر پر روتی تھی۔ ایک دن کسی شخص نے قبرستان میں اسپر ظاہر کیکے کہا کہ تو کس سکندر کے لئے رونے کو آیا کرتی ہے۔ ہزاروں سیکڑوں سکندر اس قبر میں موجود ہیں۔ اسکے بعد وہ پھر ہاں رونیکو نہ گئی۔ آپ نے یہہ تو سُنا ہوگا کہ "جنگو را بہانہ بسیار" مقابر و معابد کے قایم کرنے میں کیا دیر لگتی ہیں۔ ہمنے نہ صرف مقابر بلکہ طاق اور پیروں کی مصنوعی اور خیالی قبروں کو بچھا دیکھا ہے اگر آپ سبھوں کو مذہبی ضبط میں داخل کر دیں تو محمدی پبلک آپکی بڑی شکر گذار ہوگی۔ اور آپ کا بھی بڑا کام نکلے گا +

دریئولا لکھنؤ میں جو اودھ کا دار السلطنت ہے۔ آج کل آریہ سماجیوں اور سناتن دھرمیوں میں سخت مخالفتوں اور جنگجو طبیعتوں اور حملوں کا ہنگامہ برپا رہا۔ بقول ہمعصر عام ۲ جون کے ایک پُرجوش و بارُعب جلسے نے تخمیناً ۷۰ کایستھ صاحبان آریہ سماجی کو کلمقلم برادری سے خارج کر دیا۔ خارج شدوں میں وہ لوگ بھی شامل ہیں جو کایستھ کانفرنس کے خاص بانی مبانی تھے۔ ہمعصر موصوف تمام سناتن دھرمیوں کو مبارکباد دیتا ہے۔ کہ آریہ سماج کو بڑی پریشانی حاصل ہوئی ہے اور تتر بتر ہو گیا ہے۔ اور سناتن دھرم کے لئے ایک بہت بڑی پُرجوش اور مضبوط شاخ لکھنؤ میں اودھ دیش کے لئے قایم ہوئی ہے۔ ہماری سمجھ میں ضرور ایک دن ایسا آنیوالا ہے کہ ہندوؤں کے ان دو مخالف فرقوں میں یہہ واقع ہوگا کہ وہ آپسمیں رشتہ برادری و تعلق باہمی کو قطعاً خیرباد کہہ کے ایک دوسرے سے بالکل علیحدہ ہو جائینگے۔ اور اب اسکا ظہور ہوتا جاتا ہے ضرور انمیں سے پہلے یا پیچھے ایک فرقہ غالب اور دوسرا مغلوب بلکہ ایک قایم دوسرا معدوم ہوگا۔ ہم یہہ سب کچھ دیکھ اور سُن رہے ہیں۔ اور صبر کے ساتھ دُنیا کے **نور** کو پھیلاتے ہیں۔ مگر اتنا کہے بغیر نہیں رہ سکتے کہ سناتن دھرم کے سرسبز۔ لیکن پژمردہ درخت کی جڑ میں بت پرستی کا کیڑا جو ترقی کے ساتھ ساتھ نشو ونما پا رہا ہے۔ اسکو ہرگز پنپنے نہ دیگا۔ اور آریہ سماجیوں کے جبتک اقوال و اعمال اُن کے ضمیر کے مطابق نہ ہونگے وہ اپنے ہموطن و ہم قوموں کو مطلق کچھ فایدہ نہ پہنچا سکیں گے + فتدبر

مسیحی معجزات کے بیان میں

لیکن کیا اس نئے زمانہ کا علم طبعی ثابت نہیں کرتا کہ معجزات غیر ممکن ہیں؟ ہم استقلال سے جواب دیتے ہیں کہ اُسنے ہرگز ثابت نہیں کیا۔ اور نہ ایسی بات کو ہرگز ثابت کر سکتا ہے۔ جیسا کہ ہم نے ایک گذشتہ مطالعہ میں دیکھا ہے علم طبعی کی رسائی خدا تک نہیں۔ کیونکہ وہ مطلق اُسکے احاطہ

سے باہر ہی - اور یہہ کہنا کہ خدا کوئی معجزہ نہیں کر سکتا بالضرور اسکے احاطہ سے زیادہ تر باہر ہوگا ؛ وہ ثابت نہیں کرسکتا ہی - کہ کوئی فوق الخلقت ماجرا ظاہر کرنے کے لئے قوانین نیچر کو کام میں لانا - خدا کے لئے غیر ممکن ہی - بہ نسبت اسکے کہ وہ ثابت کر سکے - کہ ایک پتھر کو اُٹھا لینے کے لئے قوانین نیچر کو کام میں لانا آدمی کے لئے غیر ممکن ہی ؛ جو کچھ علم طبعی ظاہر کرتا ہی سو یہہ ہی - کہ قوا اور قوانین نیچر اکثر موجود ہونے کے بعد مستقیم ہیں ؛ نہ یہہ کہ وے برعکس خدا کی مرضی کے ایک خیالی ضرورت سے مستقیم ہیں ؛ لیکن یہہ جو نیچر کی یکسانی کہلاتی ہی - جبکہ آدمی کی نسبت فوق الخلقت عمل کو غیر ممکن نہیں کرتی - تو خدا کی نسبت اُسکو بہت ہی کم غیر ممکن کر سکتی ہی ؛ اگر برعکس اس یکسانی کے - آدمی نہ صرف نیچر کے اُوپر باہر سے کام کرنے کے - لیکن اُسکے قوانین اور قوتوں کو اپنے مقصد کے وسائل بنا لینے کے قابل ہی - تو یقیناً یہہ امر خدا کی نسبت زیادہ تر صادق ٹھہریگا ؛ جو کچھ علم طبعی نے ظاہر کیا ہی وہ یہہ ہی کہ - یسوع کے معجزات نیچر یا انسانی طاقت سے مطلق باہر ہیں - اور اس لئے وے اعلیٰ تر معنوں میں معجزات ہیں - لیکن وہ کم از کم بھی ثابت نہیں کر سکتا - اور نہ ثابت کیا ہی - کہ معجزات غیر ممکن ہیں +

ابھی اسبات کا اشارہ کیا گیا ہی - کہ آدمی وہ کر سکتا ہی جو بالطبع ایک معجزہ ہی ؛ اور یہہ ایک یقینی حقیقت ہی ؛ ہم نیچر میں ایک انتظام دیکھتے ہیں جسمیں قوانین مستقیم حکومت کرتے - اور جو بضرورت خود اپنے طریقوں میں کام کرتے ہیں - لیکن آدمی میں ہم عقل و فہم - اور آزاد مرضی پاتے ہیں ؛ آدمی بہ صفت اس عقل کے نیچر کے مقررہ قوانین کے اوپر باہر سے کام کر سکتا ہی - اور نیچر کی رفتار میں نئی ابتدائیں داخل کرنے اور جدید نتایج کامل کرنیکو انہیں استعمال کرتا ہی حالانکہ محض نیچر خود بخود ایسا کبھی نہیں کر سکتی تھی ؛ ہر ایک عقیل مرضی - جو بیرونی فعل میں موثر ہوتی - ایک اسطرح کی نئی ابتدا ہی - جو نیچر کے طریق میں کچھ بالکل نئی چیز داخل کرتی ہی - اور اس لئے وہ اپنے میں ایک معجزہ کی خاصیت رکھتی ہی ؛ یا یوں کہیں کہ جب ایک عقیل منصوبہ کرتے - اور اُسے ظہور میں لانیکو اپنی آزاد مرضی کام میں لاتے - اور عمل شروع کرتے ہیں - تو ہم ایک ایسی شئے کرتے ہیں - جو نیچر کے مستقیم قوانین ہرگز نہیں کر سکتے تھے - اور جو بدیں وجہ بالضرور ایک فوق الخلقت کام ہی حقیقتاً ہم ایک فوق الخلقت کام کو ظہور میں لاتے ہیں اور ایسا کرنے میں ہم شاید بعض قوانین نیچر کو توڑتے بھی نظر آتے ہیں ؛ لیکن در اصل ہم قوانین نیچر کو اُنکے حسب مطلب - اُنہیں معتبر خادموں - اور عقیل آزاد مرضی کے آلات کی مانند کام میں لاتے ہیں ؛ تاہم نیچر کا ہر ایک قانون اپنے طریقہ میں کام کرتا رہتا ہی اور جہاں ہم قوانین نیچر کو توڑتے نظر آتے ہیں - تو یہہ صرف نیچر کے دیگر قوانین یا دلی قوانین کے وسیلے اُنکو روکنے سے ہوتا ہی +

شاید یہہ بہتر ہوگا کہ ہم اس بات کو دو ایک مثال سے صاف اور ظاہر کریں ؛ جب ہم ایک پتھر کو ہاتھ میں اُٹھاتے ہیں - تو یہہ ظاہر ہی - کہ ہم جُھکاؤ یا میلان کے مخالف کام کرتے - یا یوں کہیں کہ اُنکو توڑتے ہیں ؛ لیکن یہہ ظاہر ہی کہ قانون میلان کا اثر صرف اس وجہ سے روکا جاتا ہی ؛ کہ عقل کے اعلیٰ تر قوانین بازو کی طبعی طاقت کو اس مطلب کے لئے استعمال کرتے ہیں ؛ تاہم اس سادہ عمل میں ہم معجزہ کے تمام مختلف اور مشکل اجزا پاتے ہیں - یعنی ایک عقیل مرضی نیچر میں بالکل ایک نئی تاثیر کو داخل کرتی ہی - جو نیچر خود بخود اپنے میں داخل نہیں کر سکتی تھی ؛ پھر ہم دھوئیں کی کل کی حالت پر غور کریں ؛ ایسی چیز ایجاد کرنے میں تم معجزہ کی اصلی مشکلات پاتے ہو - تم عقیل مرضی سے - جو نیچر کے اندر - اور اُسکے اُوپر کام کرتی ہی - ایک بالکل نئی چیز ایجاد کرتے ہو - جو محض نیچر ہرگز خود بخود ایجاد نہیں کر سکتی تھی ؛ لیکن یہہ سب اُس عقیل دل سے ایجاد ہوا - جو مرضی کو ظاہر کرتا ہی - اور قوانین و قوائے نیچر کو اسطرح پر کام میں لاتا - کہ وے اُس عقیل مقصد کے حاصل کرنے کے لئے بالاتفاق کام کریں ؛ عقل میلان ہوا - لوہے - آگ - پانی - بھاپ وغیرہ کے قوانین کو کام میں لاتی اور اُن سبھوں کی مدد سے ایک مفید کل کو ایجاد کرتی ہی + (باقی داشتہ)

تصحیح

بابو دیوبخید صاحب جو جلسہ پرہیزگاری لودیانہ میں ۱۹ جون سنہ رواں کو بے فرمانے فرمگئے تھے آریہ سماج لودیانہ کے سکرٹری نہیں ہیں غلطی سے لکھا گیا تھا +

مُراسلات

جناب ایڈیٹر صاحب دام لطفہٗ ؛

آپ کے لائق اخبار نور افشاں مورخہ ۱۶ - ماہ گذشتہ میں جناب مسٹر عبدیاہ آتھم صاحب نے سر سید احمد خان صاحب کے خیالات پر چند اعتراض کئے ہیں اور جا بجا اپنے خیالات فلسفی سے سید صاحب کی غلطیاں نکالکر عوام الناس کو ہشیار فرماتے ہیں - میں اُنکی اس کوشش کا نہایت شکر گذار ہوتا ہوں - لیکن بعد غور کرنے کے یہہ بھی مجھے کہنا پڑتا ہی کہ مسٹر موصوف نے ان اعتراضات میں بہت جگہہ لغزش بھی کی ہی - اسلئے مجھے اُمید ہی کہ آپ میرے خیالات کو دربارہ اُنکے اعتراضات کے اپنے اخبار میں شایع فرماکر مجھے ممنون فرمائینگے +

قبل اسکے کہ میں مسٹر آتھم کے اعتراضات کو نظر ڈالکر

دیکھوں - مجھے لازم ہو کہ اپنے کو ایک ظاہری شبہ اور الزام سے بری کرلوں - میں سید صاحب کی مذہبی تعلیم - ملکی اصول - فلسفی خیالات کا مطلق معین و مقلد نہیں ہوں مگر انکی اچھی باتوں سے مجھے ذرا بھی انکار نہ ہوگا ◆

میرے خیال کے بموجب آتھم صاحب نے اپنے مضمون کے تیسرے حصہ میں لغزش کھائی ہو - لو فرضاً اگر ہم یہہ بھی مان لیں کہ الہام القار فطرتی ہو تو میرے اس ماننے سے یہہ کب اور کیونکر مدلول ہو سکتا ہو کہ معجزات موسوی امر ناممکن ہو - سید صاحب کا ایسا نتیجہ بالکل غلط ہو - مگر بادی النظر میں تو ہم بھی مانتے ہیں کہ بیبل میں الہام کا ہونا کسی خاص صورت و اسلوب میں نہیں بتلایا گیا ہو - بدیں لحاظ اگر الہام القار فطرتی کہا جائے تو کیا نقص لازم آئیگا صرف اسقدر ماننا کافی ہوگا کہ یہودیوں میں نبیوں کو الہام ہوتا تھا - خواہ وہ باطناً القار فطرتی کی صورت میں ہوا ہو - یا خارجاً باستعانت کسی صورت مفروضہ کے تاہم یہہ کہنا سراسر غلط ہوگا کہ موسیٰ اور داؤد کے القار فطرتی میں اور بطلیموس او نیوٹن کے القار میں فرق نوعی نہیں ہو - کیونکہ اگر فرق نوعی نہ ہوتا تو ان القار کے مظہرات میں تباین نوعیہ کیوں واقع ہوا ہو - کوئی اہل دانش یہہ نہیں کہیگا کہ کتاب پیدائش و المجسطی ایک قوت کے مظہر ہیں - یا مزامیر و ڈفیرنشل ایک ہی سے مشتق ہو ◆

مسٹر آتھم صاحب فرماتے ہیں ہمارے نزدیک کوئی شی قدیم نہیں ہو سکتی ہو جبتک کہ صفت ضرورت مطلقہ اسکی بنا و ہستی کی نہ ہو ◆ لفظ صفت ضرورت مطلقہ محض ایک کلمہ تعریف و توصیف کا ہو - اور یہاں پر محتاج ہو کہ اسکی تعریف منطقی کیجائے ◆ فی الحقیقت ہم معترض صاحب کے قول کو ایک سالبہ کلیہ کی صورت میں لاکر اسکے صحت کی صداقت دیکھ سکتے ہیں "کوئی شی قدیم نہیں ہو سکتی جسکی بنا و صفت ضرورت مطلقہ سے عاری ہو" یا اس سالبہ کا عکس یعنی جو شی صفت ضرورت مطلقہ سے عاری ہو وہ قدیم نہیں ہو ◆

ایسا سالبہ میرے دل میں کئی شکوک پیدا کرتا ہو - اول یہہ ہو سکتا ہو کہ کوئی شی باعتبار ممکنات کے صفت ضرورت مطلقہ سے خالی ہو تاہم نفس وجود اس شی کا واسطے تعینات و دوسری اشیاء ضروری کے ہو پس وجود اس کا ایک ضرورت مطلقہ ہو ◆

مثلاً - وجود زمان کسی شی کے وجود کا تصور من حیث وہو کہ وہ شی ہی نہیں ہو سکتا ہو الا فی زمان و مکان - اس لئے وجود زمان کا دوسری اشیاء ممکنانی کے لئے ضرورت مطلقہ ہو - گو نفس الامری میں اوتعالیٰ ہر چیز کو حدود زمان سے خارج رکھ سکتا ہو بوجہ انہیں قدرت کاملہ کے لہٰذا آتھم صاحب کا کلیہ ناجائز ہوگیا - کیونکہ وجود زمان ضرورت مطلقہ ہو - تاہم اسے قدیم بالذات ہم نہیں مان سکتے ہیں برخلاف اسکے اگر وجود زمان کو قدیم فرض کریں بمطابقت اس تعریف کے جو صاحب مبتدی نے کی ہو کہ القدیم بالذات ہو الذی لا یکون وجودہ من غیرہ - تاہم یہہ نہیں ثابت ہو سکتا ہو کہ وجود زمان میں صفت ضرورت مطلقہ کی نفس الامری میں پائی جاتی ہو - یعنی خارج از ممکنات بھی اسمیں صفت ضرورت مطلقہ کا ہونا ضرور ہو - غرض میری اس گفتگو کی یہہ ہو - کہ سالبہ مذکورہ کے موضوع و محمول میں نہ ربط ایجاب و سلب ہو سکتی ہو نہ اسناد و نسبۃ و تعینہ اسلئے یہہ سالبہ کل غلط ہو ◆

قولہ "جو شی محدود فی المکان یا زمان ہو وہ لابد حادث بھی ہو - کیونکہ جس نے اسکو ایک حد لگادی ہو وہ عدم میں بھی اسے پہنچا سکتا ہو - اور جو عدم میں جا سکتی ہو وہ عدم ہی سے بالضرور آئی بھی ہو" کسی شی کے محدود فی الزمان و مکان ہونے کے دو معنی ہو سکتے ہیں - اول چونکہ زمان بذاتہ حادث ہو - اس لئے جسکی وہ حد ہوگا وہ بھی حادث ہوگی - یہاں پر سوال ہوتا ہو - کہ زمان کا کسی چیز کی حد ہونا کیا معنی رکھتا ہو - یہہ کہ زمان کسی شی کی عرض ہو یا جزو ذات اس شی کا ہو - یا محض سامان تعین ہو وجود شی کا ◆

بصورت اول - اگر زمان کسی شی کے اعراض میں داخل ہو - اور وہ شی فی نفسہ حادث ہو تو محض ایک عرض حادث کے لگ جانے سے اسکو حادث نہیں کہینگے درحالیکہ وہ شی نفس الامری میں حادث ہو - اگر وہ شی نفس الامری میں قدیم ہو - تو ایک عرض حادث کے لگ جانے سے قدیم حادث کیوں ہوگیا - اور حادث کیوں نہ قدیم بنگیا

بصورت دویم - اگر زمان جزو ذات شی ہو تو حد شی کہنا ناجائز ہو - اور اگر بفرض محال جزو ذات ہو تو تقسیم خارجی بھی قبول کریگا - وہ ذات تقسیم خارجی کو قبول کرتی ہو ◆ حالانکہ یہہ خلاف وقوع ہو کہ زمان تقسیم خارجی میں منقسم ہو سکے ◆

بصورت سویم - اگر وہ محض سامان تعین ہو وجود شی کا تو حد شی نہیں کہا جا سکتا ہو - بیشک یہہ ہمارا بھی خیال ہو کہ زمان ایک سامان تعین ہو اشیاء ممکنہ کا - اسلئے وہ حد شی میں داخل نہیں ہو سکتا ہو ◆

ثانیاً زمان و مکان کے محدث بالذات ہونیکی کوئی دلیل طبعی نہیں ہو - کیونکہ المحدث بالذات ہو الذی یکون وجودہ من غیرہ وجود زمان و مکان پر باعتبار ممکنات کے ہرگز صادق نہیں آ سکتا ہو ◆

پس جب زمان و مکان نہ صفت شی - نہ جزو ذات شی نہ محدث بالذات ہوں تو پھر کیونکر کہا جا سکتا ہو کہ وہ ایک شی کے حادث ہونے کی حد ہیں - **قولہ** "کیونکہ جسنے اسکو ایک حد لگادی ہو وہ عدم میں بھی اُسے پہنچا سکتا ہو" لاریب فیہ - اگر عدم سے مراد نفی وجود نہ ہو - بلکہ تغیر صورت طبع و تبدیل ترکیب کیمائی - یعنی اگر عدم کے معنی یہہ نہوں کہ وہ شی کو لاشی کردیگا - اگر عدم کے معنی نفی وجود ہوں

تو میں من کل الوجوہ اس مسئلہ کا منکر ہوں۔ نہ صرف ایسے مسئلہ عدم کا مجھے انکار ہو۔ کیونکہ جناب باری عزاسمہ کی ایک بڑی صفت محبت کی ہو۔ اسلئے اسکی ابوبیت اور محبت مانع ہو کہ تمامی ارواح و اجسام کو شئے سے لاشئے بنا دے۔ شئے کو لاشئے کرنے میں اسکے شان و ذات میں نقص پیدا ہوتا ہو۔ برخلاف اسکے لاشئے کو شئے بنانے میں اُسکی قدرت کا مدکا ظہور ہوتا ہو۔ معقولاً ممکنات میں وجود کی نفی مطلق کا تصور ہونا ذہناً و خارجاً نہیں ثابت ہو سکتا ہو۔ اگر ہم فرض بھی کریں کہ نفی وجود کا تصور ممکن ہو تاہم یہہ کہہ سکتے ہیں کہ جب کوئی شئے کا تصور کرتا ہو تو بوقت ایسے تصور کے اُسکی شخصیت خارج از اشیاء ماسوا رکے ہوتی ہو۔ اسلئے اسپر حکم لاشئے کا نہیں ہو سکتا ہو کیونکہ ایسے وقت میں اس شخص کی شخصیت دایرہ اشیائے ماسوا رسے باہر ہو۔ لاشئے کا اطلاق محض اشیاء ماسوا ر کی نفی پر ہو سکتا ہو۔ لہذا وجود کے نفی مطلق کا تصور بھی محال ہو۔ چہ جائکہ شئے سے لاشئے کا وقوع میں آنا ✝

مسٹر آتھم صاحب اپنے اعتراض کے چوتھے حصہ میں فرماتے ہیں کہ ارادہ کو متحرک کرنے کے لئے سبب خالق کے ضرورت نہیں تو جیہ ایسے انکار کی یہہ ہو۔ کہ ایک دلیل اقترانی وجواب الزامی سے صاحب ممدوح ثابت کرتے ہیں کہ چونکہ دو کششیں مساوی میں کوئی سبب خالق کی ضرورت نہیں ہو اسلئے قوت آزادی میں۔ ایسے سبب کی ضرورت نہیں ✝

ایسی دلیل اقترانی سے معترض صاحب ایک جزی قضیہ کو دوسرے جزی قضیہ سے ثابت کرنا چاہتے ہیں جو صریحاً از روی منطق ناجایز ہو۔ چونکہ کشش برقی و مقناطیسی میں سبب خالق کی ضرورت نہیں ہو اسلئے قوت ارادی جو بمنزلہ کشش روحی کے ہو بھی محتاج سبب خالق کی نہیں۔ ایسا کہنا اُسوقت درست ہوتا کہ جب دونوں قوتوں یا کوئی اور کشش طبع و کیمیائی میں تباین نوعی نہ ہو۔ جبتک قوت ارادی و کشش ثقل پر ایک ہی صفت نوعیہ صادر نہ ہوں۔ ایسا قرینہ بھی غلط ہو ✝

دوسری غلطی سبب خالق کے انکار سے بقرائن طبعی اسوجہہ سے پیدا ہوتی ہو۔ کہ اہل طبیعات بحث علت و معلول کو اپنے دایرہ تحقیق سے باہر شمار کرتے ہیں۔ اور سبب خالق کی تحقیق میں مسئلہ علت و معلول پر نہ در نظر ڈالنی ہوگی۔ پس ایک علم کے مسایل کو دوسرے علوم کے قراین سے ناجایز ٹھہرانا ایک ظاہری مغالطہ ہو مثلاً اگر کوئی شخص مسیحی علم اخلاق کے پیرایہ سے سیاست انگریزی پر لحاظ کریگا تو یہی کہیگا کہ شریعت انگریزی شریعت الٰہی کے نہایت برخلاف ہو۔ ایسا شخص بعینہ وہی غلطی کرتا ہو۔ جسمیں ہمارے مسٹر ممدوح نے لغزش کھائی ہو ✝

اخیر میں ایک بات بطور گذارش عرض ہو۔ کہ مسٹر آتھم صاحب کے وہ اعتراضات جو قرآن کے اصول شرعی و تمدنی پر ہوئے ہیں وہ من وعن تورات کے تمدن و اخلاق پر بھی عاید ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ مسیح کی تعلیم اخلاق اور بنی اسرائیل کی شریعت۔ تمدن۔ و معاشرت قومی میں ایک فرق بین پایا جاتا ہو۔ پس ممکن ہو کہ ایک حکیم عرب تورات و تمامی مروجہ شریعت موسوی پر وہی اعتراض کرے جو ہم نبی عرب کے متعلق کرتے ہیں میرا چنانچہ خیال ہوتا ہو۔ اس زمانہ میں ہمکو وہ طرز مناظرہ کی جسکی بنیاد پر اسحاق کندی۔ پادری فنڈر۔ لالہ رامچندر دہلوی۔ ڈاکٹر عماد الدین۔ پادری جی ایل ٹھاکر داس صاحبان نے کتابیں تصنیف کی ہیں چھوڑ دینا لازم ہو۔ نبی عرب کو جھوٹا کہنے سے اور شریعت محمدی کو بُرا کہنے سے ہم اپنی صداقت ہرگز نہیں ثابت کر سکتے ہیں اور انصاف تو یہہ ہو کہ ہر چہ بر خود نہ پسندی بر دیگراں نیز مپسند ✝

نیاز مند ایم منظر۔

انتخاب اخبار

چین کے مقام ا۔ ہو میں جو فی الحال عیسائی پادریوں کے خلاف سخت فساد ہوا۔ اسکی بنیاد ایک محض واہیات افواہ تھی جو بعض بدمعاشوں نے شہر میں مشہور کر دی تھی۔ اور وہ یہہ کہ پادری لوگ بچوں کو پکڑ کر انکی آنکھیں نکال لیتے ہیں اور اُس سے کوئی دوا بناتے ہیں :۔ اسی اثنا میں ایک عورت کے دو لڑکے گم ہو گئے۔ تو لوگوں نے سمجھا کہ پادریوں کا ہی کام ہو سب نے مشتعل ہو کر مکان پر حملہ کیا۔ گرجا گرا دیا تمام اسباب کو آگ لگا دی۔ برٹش کانسیٹ کو بھی مسمار کیا۔ اور انگریزی کانسل قلیوں کا بھیس بدل کر جانبر ہوا :۔ دیگر حالات سے معلوم ہوا کہ انبوہ خلایق نے سب سے پہلے پادری کے مکان پر حملہ کیا۔ چاروں طرف سے گھیر لیا :۔ دروازے توڑ کر اندر جا گھسے۔ جو چیز پائی لوٹی یا برباد کی مکان کو آگ لگا دی۔ پاس ہی گرجا تھا اسکو بھی جلا دیا پھر ہسپتال پھونکا۔ غرض اُس احاطہ کے تمام مکانات کو مسمار کرکے برٹش کانسل کے احاطہ پر دھاوا کیا۔ باغ کو برباد کر ڈالا۔ دروازے پاش پاش کر دیئے۔ اور کانسل صاحب مع میم صاحبہ چینیوں کا بھیس بدل کر فرار ہو گئے دوسرے روز جنگی خانہ پر حملہ کیا ✝ م

پٹیالہ اخبار ناقل ہو کہ لاہوری دروازہ (پٹیالہ) کے متصل ڈاکٹر سکاٹ صاحب نے ایک گرجا کہ جسمیں ادویات کی دوکان بھی ہوگی تعمیر کیا ہو۔ محکمہ انتظامی شہر سے رپورٹ ہوئی تھی کہ تعمیر گرجا کی اجازت ہونی چاہیئے۔ اسپر جنگاہ جناب وزیر صاحب بہادر سے نہ صرف اجازت ہوئی۔ بلکہ عیسائیوں کو بھی مدد

مسلمانوں کے برابر حقوق عطا فرمائے گئے۔ چنانچہ نقل حکم درج ذیل ہے:-

(نقل حکم محکمہ عالیہ وزارت)

واپس ہو کر لکھا جاوے کہ جسطرح ہندو مسلمان بلکہ ہر ایک مذہب وغیرہ کے لوگوں کو عام اجازت سرکار کیطرف سے ہے کہ اپنے مذہبی مکانات بنا کر اپنے طریقہ کے موافق عبادت اور پرستش کریں۔ اسیطرح عیسائیوں کو بھی عام اجازت سمجھی جاوے۔ پس اگر یہہ شخص گرجا بنانا چاہتا ہے تو اسکو اختیار ہے۔ بناوے۔ سرکار سے خاص اجازت حاصل کرنے کی ضرورت نہ تھی*

بقول اخبار وفادار لاہور فیروزپور میں ایک عجیب واقعہ ظہور میں آیا کہ ایک معزز ہندو فیروزپور کے گرجا کے باہر دہلی دروازہ کے قریب اتوار کے سہ پہر کو کھڑا ہوا دیکھا گیا۔ اس آدمی کے پاس مٹھائی کی ایک رکابی اور پچیس روپیہ نقد ہاتھ میں تھے جب اُن عیسائیوں نے جو وعظ میں شامل تھے اُس سے پوچھا کہ تمہیں کس چیز کی ضرورت ہے۔ تو اُسنے جواب میں کہا کہ۔ میں حضرت عیسیٰ پر ایمان لایا ہوں۔ کچھ عرصہ گذرا ہے کہ میں نے اپنے دل میں عہد کیا تھا کہ اگر میرا کام پورا ہو جائے تو میں عیسائیوں کو پچیس روپیہ دونگا۔ پس چونکہ میری دلی مراد برائی ہے۔ لہذا میں یہہ نذر لایا ہوں۔ اور التجا کرتا ہوں کہ یہہ نذر قبول کیجاوے۔ اور یہہ مٹھائی ان عیسائیوں میں جو یہاں موجود ہیں تقسیم کی جائے۔ چنانچہ وہ مٹھائی اسکے حسب درخواست تقسیم کی گئی*

پیسہ اخبار کا نامہ نگار کوئٹہ سے لکھتا ہے کہ تاریخ ۱۰ جون ۱۸۹۱ء صبح کے آٹھ بجے یہاں ایک پٹھان مسمی خداداد خان پھانسی دیا گیا۔ اُسپر یہہ جرم ثابت ہوا کہ اُسنے دو آدمیوں کا خون کیا۔ ملزم نے اپنے جُرم کا اقرار کیا۔ اور بیان میں لکھایا کہ میں نے غزا کی ہے جسکی وجہہ یہہ تھی کہ قندھار کے ایک مُلّا نے یہہ فتویٰ دیا تھا کہ غازی بہشت میں جاتا ہے۔ خداداد جوان آدمی تھا۔ اگر یہہ بیگناہ مارا جاتا تو اسکی موت کا افسوس ہوتا۔ اب تو جو سزا اسکو دی گئی وہ تھوڑی ہے کیونکہ دو کے بدلے ایک جان گئی*

راجپوتانہ گزٹ کے نامہ نگار جودھپور سے لکھتے ہیں کہ کچھ عرصہ سے ریل کی بدولت یہاں بھی ہر قسم کے بدمعاشوں کا مجمع ہو گیا تھا جسکی وجہہ سے شہر بھر میں اودھم مچا ہوا تھا شکر ہے فوجدار صاحب نے اسطرف توجہہ فرمائی اور حکم دیا کہ جو بدمعاش ضمانت دے وہ رہ سکے ورنہ شہر سے چلا جائے چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ سوا ایک دو کے کوئی ضمانت نہ دیسکا۔ اور شہر بدمعاشوں سے پاک ہو گیا۔ چنڈو خانوں کی بھی کثرت ہو گئی تھی اچھے اچھے متضع صورت رئیس اشخاص نگالی بن گئے تھے۔ ہفتہ گذشتہ میں محکمہ خاص سے کوتوالی کے نام حکم نافذ ہوا کہ شہر میں جو کوئی چانڈو کی دوکان لگا دے اسکو سخت سزا دیجائے۔ چنانچہ سپاہیان کوتوالی نے دھڑا دھڑ چنڈو بازوں اور دوکانوں کو گرفتار کرنا شروع کیا۔ جسکا نتیجہ یہہ ہوا کہ بہت سی دوکانیں جہنم رسید ہو گئیں۔ ریاست کی یہہ کارروائی قابل تعریف ہے*

معزز بمبئی گیان پترکا رتلام ناقل ہے کہ بارش کی نسبت بیان کیا جاتا ہے کہ ساحل بمبئی میں خاطر خواہ بارش جون کے تیسرے وچوتھے ہفتے سے پیشتر نہ ہوگی۔ اور وقت معینہ سے پیشتر ختم ہو جائیگی۔ اور دیگر اضلاع میں بھی بارش کی قلت رہیگی۔ بہار شرقی اضلاع ممالک مغربی وشمالی۔ گجرات جنوبی۔ اضلاع پنجاب اور مغربی اضلاع ممالک مغربی وشمالی وسط ہند۔ اور ممالک متوسط۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ان اضلاع مذکورہ بالا میں کہیں کم اور کہیں موافق بارش ہوگی۔ راجپوتانہ کی نسبت بیان کیا جاتا ہے کہ بہت ہی کم بارش ہوگی۔ شمالی مشرقی بنگال برہما آسام میں بارش خاطر خواہ ہوگی*

کلکتہ میں شوہر بی بی کا مقدمہ پٹیالہ اخبار لکھتا ہے۔ اُس بی بی کے مقدمہ میں کیا تدبیر کریں جو اپنے شوہر سے علیحدہ رہنے پر آمادہ ہے ہندوستانیوں کے لئے یہہ عقدہ پیش ہے۔ جیسا مسٹر جیکس مقام کلکتہ کو پیش آیا تھا۔ یعنی جب وہ اپنی بی بی کو پکڑنے گئے اور گھر میں بند کیا تو یہہ سمجھے کہ میں نے کامیابی سے یہہ مشکل حل کی اس مقدمہ کے نتیجہ سے معلوم ہوا کہ شوہر کو اپنی بی بی کے روکنے کا کچھ اختیار نہیں ہے۔ اور وہ کوئی برتاؤ اُسکے مجبور کرنے کا نہیں کرسکتا کہ شادی کے وقت جو وعدہ کیا ہے اُسکو پورا کرے وہ سوائے رضامندی اور عاجزی کے اور کچھ نہیں کر سکتا یہاں ایک مسلمان بی بی علیحدہ رہنے پر آمادہ ہوئی مسلمان نے اس مشکل کو یوں آسان کیا۔ کہ بکری یا مرغی کے مانند اُسکے پاؤں میں لنگر ڈالدیا۔ جب شوہر گھر میں نہ تھا تو وہ گھر سے نکل گئی اور اُس بندھن کو بھی لیگئی شوہر کو جب معلوم ہوا تو اُسنے پیچھا کیا اور پکڑا اُسنے پولیس کی حفاظت لی۔ اسپر شوہر کا مقدمہ پیش ہوا۔ چنانچہ اس بے اعتدالی کے سبب شوہر پر پانچ روپیہ جرمانہ ہوا۔ اور مجسٹریٹ نے مشورہ دیا کہ اس عورت کی ماں سے شکایت کرے۔ داماد تو اپنی ساس کے کردار سے خوب واقف ہے۔ دیسی اخبار خوشی خوشی بانگ دے رہے تھے۔ کہ جیکس کے مانند ہندوستانی گروہ میں کسی مقدمہ کا ہونا غیر ممکن ہے۔ تو یہہ جلدی ہی سے ظہور میں آگیا*

پٹیالہ اخبار بحوالہ اخبار عام یوں لکھتا ہے کہ ۲۵ ماہ گذشتہ کو چیف کورٹ پنجاب سے ایک پشاور کی مسلمان عورت کا فیصلہ ہوا۔ جسپر یہہ الزام تھا کہ اُسنے اپنے خاوند کے مارنے کے لئے کھانے میں زہر دیا اور اُس سے اُسکا ایک رشتہ دار مر گیا۔ پشاور کے جج نے اُسے حبس بعبور دریائے شور کی سزا دی تھی۔ روئداد مقدمہ یہہ تھی کہ اُسنے جو کی روٹیاں اور لسی اپنے خاوند اور رشتہ دار مرحوم کو کھانیکو دیں۔ اس کے رشتہ دار نے مرتے وقت بیان کیا تھا۔ کہ چونکہ میں نے تمام دن دھوپ میں کام کیا ہے اسلئے گرمی اور

تھکان سے مرتا ہوں۔ ڈاکٹر صاحب نے رپورٹ کی کہ زہر سے مرا۔ منصف ججان چیف کورٹ نے ثبوت کافی نہ پا کر ملزمہ کو بری کیا +

راجپوتانہ میں لوگ گھبرا رہے ہیں کہ باوجود اسقدر سخت گرمی کے بارش کا ابتک نام نہیں ہے۔ قلت آب سے فصلوں کی خرابی ہی نہیں ہے بلکہ رعایا کو پانی کی تکلیف ہے۔ گورنمنٹ نے یہ نازک حالت دیکھکر ایک لاکھ روپیہ منظور کیا ہے کہ کاشتکاروں کو واسطے کھودنے کنووں اور مرمت تالابوں کے دیا جاوے کہ ترقی زراعت میں اسے کام لیں۔ تمام رجواڑوں کے اہلکاران کے نام احکام جاری ہوئے ہیں کہ اپنے اپنے علاقوں کے نرخ غلہ اور ذخیرہ ناج وغیرہ کی ہفتہ وار رپورٹ گورنمنٹ آف انڈیا میں ارسال کیا کریں +

سُنئے ایک جاپانی صناع نے انسان کے پر لگا دئے اب یہ حضرت اُڑتے اُڑتے پھرینگے تمام دنیا کی سیر کرینگے۔ ایک مبصر نے لکھا ہے کہ جاپانی صناع نے عقل کے زور سے ایسی کل ایجاد کی ہے کہ انسان اُسکے ذریعے سے اُڑ کے جہاں چاہے جائے۔ اور ٹھیک ایسی کہ بار اُسکا ذرا بھی جسم پر نہ آئے نہ پاؤں کو حرکت دے نہ ہاتھ ہلائے بےتکلف سیر کرے پھرے اس کل میں ایک پہیا اور دو بازو مثل پیر کے چھوٹے ۲ فیٹ اور بڑے ۳ فیٹ کے لگے ہیں جب پہیا گھمایا جاتا ہے وہ بازو حرکت کرتے ہیں۔ جہاں آدمی زمین سے بلند ہوا۔ اور ہوا پیروں میں بھری وہ پہیا خودبخود چکر کھاتا ہے جہاں کا قصد کرتا ہے پہنچ جاتا ہے اور اُسکے روکنے اور اُترنے کے لئے ایک ہتھوا لگایا ہے جہاں اُسکو دبایا پہئے کی حرکت کم ہوئی آہستہ آہستہ زمین پر اُترا۔ اب اُسکی طاقت رفتار کی آزمایش کیجاتی ہے جب امتحان میں کامل نظر آئیگا تو ملک یورپ میں رواج پائیگا +

محبت لوری پیپر کا اخبار لکھتا ہے کہ جب شہنشاہ بیگم روس نے سُنا کہ شہزادہ روس پر حملہ کیا گیا ہے۔ تو اُنپر غشی طاری ہوگئی دیر تک بیہوش پڑی رہیں۔ جب ہوش سنبھالے تو نہایت مشتعل ہوکر بڑے درد سے کہا کہ سچ کو مجھ سے پوشیدہ رکھا جاتا ہے۔ میرا بچہ مار دیا گیا ہے +

تبت میں بزرگوں کو سلام کرنے کا یہ قاعدہ ہے کہ اپنی زبان کو تین مرتبہ باہر نکالے اور اندر لیجائے جیسا ہندوؤں کے یہاں دروازوں پر رام لچھمن وغیرہ الفاظ لکھنے کا رواج ہے ویسے ہی تبت میں اپنی پوشاک پر ایسے الفاظ اور نصیحتیں لکھنے کی رسم ہے اور یہ لوگ اُس شخص کو پاک سمجھتے ہیں کہ جسکی پوشاک ایسے الفاظ سے زیادہ بھری ہوئی ہو +

ملکوں اور شہروں کی مختصر خبریں

لارڈ کراس نے پارلیمنٹ میں آزادی اخبارات ہند پر رائے ظاہر کی۔ اُنہوں نے تسلیم کیا کہ اخبار حد جائز سے بڑھکر مضامین شایع کرتے ہیں۔ باوجود اس کے اخباروں کی آزادی چھیننے کی تجویز کو نامنظور کیا +

لارڈ کراس نے کہا کہ اس آزاد نگاری سے وہ جوش نکلجاتا ہے جسکا روکنا اچھا نہیں ہے۔ رُکا ہوا جوش دل ہی دل میں مخالفت بڑھاتا ہے جو حقیقت میں خوفناک ہے +

زار روس نے معہ شہنشاہ بیگم ماسکو میں فرنچ نمایش کا معائنہ کیا۔ یہاں بھی نہلسٹوں نے اُنکے مارنیکی کوشش کی لیکن انتظام پولیس غالب رہا +

انگلستان کی بحری طاقت میں ۱۰½ ہزار سپاہ بڑھانے کا حکم ہوا ہے۔ یہ سپاہ اُن جنگی جہازوں پر مقرر ہوگی +

کینیڈا کے پریمیر وزیر اعظم سر جان اے میکڈونالڈ صاحب جو گذشتہ بیس برس میں برابر حکومت کرتے رہے۔ اور ایک نہایت لائق سٹیٹسمین تھے حال میں انتقال کرگئے +

ریاض پاشا وزیر اعظم مصر کے مستعفی ہونے پر فرانس بہت ناراض ہو رہا ہے کیونکہ بخیال انگریزوں کے ریاض پاشا فرانسیسی سازشوں کو پسند کرتا ہے۔ فرانسیسی اخبارات انگریزوں کی سختی پر الزام دیتے ہیں +

روس میں یہودیوں پر ظلم ہونیکی یہ وجہ بتلائی جاتی ہے کہ وہ تمام نہلسٹ سازشوں میں شریک پائے گئے لہٰذا حکم دیا گیا ہے کہ عرصہ بارہ سال کے اندر تمام یہودی روس کو خالی کردیں +

روس سے بدر شدہ ساٹھ ہزار یہودی لوگوں کی جماعت انگلستان آنا چاہتی ہے۔ انگلستان ناراض ہے کہ اتنے لوگ کہاں سمائینگے۔ ملک میں گنجایش نہیں ہے +

سوئٹزرلینڈ میں ایک خوفناک حادثہ ریلوے ہوا برزدی برے (متصل قصبہ بیسل) ٹرین گذر رہی تھی کہ پل ٹوٹ گیا انجن اور کئی گاڑیاں دریا برد ہوئیں۔ ڈیڑہ سو مسافر غرق ہوگئے +

یمن میں بغاوت فرو کرنے کے لئے ۲۵ ہزار ترکی فوج بھیجی گئی ہے۔ ایک خبر ہے کہ بغاوت دب گئی۔ دوسری خبر ہے کہ فوج مغلوب و مفرور ہوگئی +

جاپان اپنی بحری طاقت بڑھانیکے لئے ۱۲ جنگی جہاز ۱۰ تارپیڈو بنوانے لگا ہے۔ ان سبکے بنانے کا تخمینہ ۹ کروڑ روپیہ ہے جو قسط وار صرف ہوگا +

شہنشاہ چین نے حکم دیا ہے کہ عیسائی پادریوں کی سرکاری حکام حفاظت کریں جن لوگوں نے حال میں عیسائی مکانوں پر حملہ کیا ہے اُنکو سخت سزا دیجائیگی +

مصری قیدیوں کے لئے تجویز ہے کہ سیلون سے کسی خشک تر مقام میں اُنکو رکھا جائے۔ وہ مصر کو واپس

نہ بھیجے جائینگے کیونکہ اس سے فساد کا احتمال ہے +

سوئٹیزرلینڈ کے حادثہ ریلوے کے ستر مسافروں کی لاشیں دریا سے نکالی گئیں۔ باقی لاشوں کا ابھی تک کچھ پتہ نہیں ملا۔ تلاش ہو رہی ہے +

اخبارات سے ظاہر ہوا کہ جتنے آدمی ہندوستان سے مکہ کو جاتے ہیں اُتنے اُدھر سے واپس نہیں آتے۔ ان کی شرح وفات فی ہزار ۲۸۰ ہے۔ بہت سے رہزنوں کا شکار ہوتے ہیں +

پائنیر الہ آباد ناقل ہے کہ سال گذشتہ کے پہلے ۹ مہینوں کے اندر ریلوے حادثوں کی تعداد میں ایک خوفناک ترقی نمایاں ہے +

الہ آباد کے ایک سب پوسٹماسٹر نے سرکاری سو روپیہ ایک رشتہ دار کی شادی میں خرچ کرنے کے لئے غبن کیا تھا۔ سرقہ کا حال ظاہر ہوا تو جیل خانہ جانے کے خوف سے ریلوے لین پر لیٹ کے خودکشی کی +

قلمرو ہند کی مردم شماری میں ۲۲۰ ٹن کاغذ خرچ ہوا ہے۔ اگر یہ سب نقشے زمین پر پھیلائے جائیں تو گیارہ ہزار میل جگہ کو روک لینگے +

سررشتہ آبرسانی آگرہ کا سالانہ خرچ ساٹھ اور ستر ہزار روپیہ کے درمیان ہے۔ اسکے لئے جو قرضہ میونسپلٹی نے لیا ہے۔ اُس کے سود میں پینتالیس ہزار روپیہ دینا پڑتا ہے +

حیدر آباد کے ایک کنوئیں سے ۲۱ مئی کو ایک بیبی عورت نکالی گئی تھی۔ بیان ہے کہ وہ ۲۰ مئی کی شام کو اتفاقیہ گر پڑی تھی۔ تمام رات کنوئیں کا پتھر پکڑے رہی صبح خبر ہونے پر لوگوں نے نکالا +

اخبار سفیر دکن حیدر آباد پر مقدمہ لائیبل دائر ہوا۔ مولوی سعید الدین صاحب پروپرائٹر کی حاضری بذریعہ وارنٹ ہوئی اور ضمانت داخل کی گئی۔ اخبار تماشائی

کو مٹی کے روز قومی اصلاح کا لطف دیکھنے کے لئے مژدہ دیتا ہے +

ناگپور میں جانسٹن کا نگریس کی امیدیں بہت دم ماپوس ہیں۔ اسکے لئے بار کو ۱۵ ہزار اور دیگر علاقہ کو پچیس ہزار روپیہ جمع کرنا ضرور ہے۔ جو بظاہر مشکل معلوم ہوتا ہے +

رتلام کی خبر ہے کہ بارش آجتک نہیں ہوئی۔ گرمی خوب چمک رہی ہے۔ ہیضہ کسیقدر پھیلا ہوا ہے۔ اور انفلوانزا بھی ہے۔ داؤد گودرا لائین کا کام یکم جون ۹۱ء سے شروع ہو گیا ہے +

اوجین سے خبر ملی کہ وکیل بونی راؤ کو ہلکے سپاہیوں نے نہایت ظالمانہ طور سے مار ڈالا تحقیقات ہو رہی ہے تحقیق ہونے پر نتیجہ سے آگاہی دیجائیگی +

رتلام ۲۰ جون کی شام کو دس پندرہ جوان کبڈی کھیل رہے تھے۔ اتفاقاً ایک جوان کو جسکی عمر قریب پچیس برس کے ہوگی چار پانچ جوانوں نے پکڑا جس سے اسکی تلی اور جگر شق ہو گئے۔ اور دو گھنٹے بعد مر گیا +

راجپوتانہ گزٹ مخبر ہے کہ اجمیر میں چھ واردتیں ہیضہ کی ہفتہ حال میں وقوع میں آئیں جو سب کی سب مہلک تھیں۔ فقط ایک مریض زیر علاج ہے۔ باقی پانچ کا کام تمام ہو گیا +

دہلی میں ایک برہمن کو اُسکے بیٹے نے زہر دیکر ہلاک کیا۔ جب وہ مر گیا تو آپ چلتے پھرتے نظر آئے۔ پولیس تفتیش کر رہی ہے لیکن ابتک کہیں پتہ نہ لگا +

مدراس کے چند ضلعوں میں غربا کی حالت بہت خراب ہو رہی ہے سنا جاتا ہے کہ لوگ گھاس کے دانوں پر اور چیونٹیوں کے بلوں سے اناج نکال کر زندگی بسر کرتے ہیں۔ غریب غربا نے دیہات چھوڑ کر شہر میں داخل ہونا شروع کیا ہے +

مدراس میں ایک گنجے آدمی نے مکھیوں کو دھوکہ دینے کے لئے اپنی کھوپڑی پر ایک مصنوعی کھڑی بنالی جسکے خوف سے کوئی مکھی اُسکے سر پر نہیں بیٹھتی خوب تدبیر سوجھی +

مدرسہ اسلامیہ بمبئی کے لئے مہدی حسن خانصاحب نے ڈیڑھ لاکھ روپیہ کے پرامیسری نوٹ بنک میں جمع کرائے تھے وہ نکلوائے +

متقام گڑھی کے ایک شخص نے سب ڈویژنل جج رانی گنج نے ایک لڑکے کے قتل کرنے پر پچاس روپیہ جرمانہ کی سزا دی۔ اس شخص نے لڑکے کی والدہ کو مارنے کے لئے لکڑی اُٹھائی تھی جو اتفاقاً لڑکے کے سر پر لگ گئی +

بھاگلپور میں جو مقدمہ گاؤکشی کا عرصہ تین سال سے اڑ رہا تھا اسکا فیصلہ عدالت نے کر دیا۔ اسلامی پارٹی نے اسمیں ڈگری حاصل کی +

بنارس میں جو کشتی براتیوں سے بھری ہوئی ڈوب گئی تھی اُسکے مالک پر اس جرم کا مقدمہ چلایا گیا ہے کہ اُسنے کشتی میں اسقدر زیادہ مسافر کیوں چڑھائے جس سے یہ خوفناک نقصان جانوں کا ہوا +

بقول بعض اخبارات کے سیول و ملٹری گزٹ نے اس خبر کی تردید کی ہے کہ مہاراجہ بنارس نے ولیعہد روس کی مزاج پرسی کے لئے تار بھیجا۔ جبکہ وہ جاپان میں زخمی ہوئے تھے +

کشمیر میں ایک مسلمان عہدہ دار کو جس نے گورنر صاحب کے جعلی دستخط بنائے تھے وہاں کی چیف کورٹ نے پانچ ہزار روپیہ اور اکیس ماہ قید کی سزا دی ہے +

فیروزپور میں ایک ہلکا نیری برہمن نے ایک خاندان کو زہر دیدیا چند آدمی مر گئے۔ مجرم پکڑا گیا تحقیقات سے ثابت ہوا کہ وہ ایک نامی و مشہور چور ہے +

جہلم میں ۱۸ جون کی شام کو ایک ہندو لڑکی دریا میں

کارسپانڈنس

جناب ایڈیٹر صاحب :-

تسلیم۔ بمقصد ذیل چند سطور کو اخبار کے کسی گوشہ میں جگہہ دیکر ممنون و مشکور فرما دیں +

وریں و دراں نامرداں چناں بیکار شد دانش
کہ در خم دختر رز جانشیں باشد فلاطوں را۔

شریف و رذیل نیک و بد کی امتیاز میں زمانہ حال کی رفتار اس قدر ناقابل دیکھی گئی ہو۔ کہ جس سے نیرنگی زمانہ کے ظہور کا وقت سہودہ کے بعد بدیہی ثبوت ملتا ہو۔ ہم حیران ہیں کہ ہمارا ملک جو تہذیب ادب اور سنجیدگی میں تکلف مشہور تھا۔ آج معلوم کرکہ تعلیم سے ناجایز ازادی اور دیدہ دہنی کو اس بدنما پیرایہ میں استعمال کرنے لگا۔ جو کسیوقت رذالت اور خباثت کی شناخت کا جزو اعظم تھا۔ ہم زیادہ تر اس لئے حیران ہیں۔ کہ جمہور خلایق جس میں ادنے سے اعلیٰ تک کا عموماً بہت سا حصہ شامل ہوتا ہو۔ شریفانہ چال۔ مہذبانہ اقوال اور نجستہ افعال سے بالطبع نفرت دکھانے لگا۔ اور اُسکے معکوس خیالات کی دل سے قدر ہوتی ہو۔ باوجود علم کی عالمگیر روشنی اور مغربی تہذیب کی افراط و تفریط کے ملک کی میلان طبع کی ناگفتہ بہ حالت ہو۔ ہم حیران ہیں کہ کیا وہ تواریخی واقعات جو شرافت اور نجابت کا ایک دلپسند ظہور بناتے تھی۔ حقیقت میں الف لیلہ اور امیر حمزہ کی پریشان خواب تھے۔ ورنہ ہم اسوقت زمانہ کی اس چال کو مرغوب عامہ دیکھتے ہیں۔ جو کسی وقت خانہ آزاد رذایل تحقی بالطبع گنی جاتی تھی۔ ہمیں افسوس ہو کہ حضرت اُستاد کا یہ قول صدہا برس پہلے کہا ہوا موجودہ زمانہ کے حسب حال نکلا۔

شعر

امروز قدر گوہر و خار برابر است
باد سموم با دم عیسیٰ برا براست
چوں در مشام اہل جہاں نیست امتیاز
سرگین گاؤ و عنبر سارا برا براست

ہم آیندہ پرچہ میں مفصل اسکی نظیر دینگے +

راقم پنڈت لادھے لال طالب علم۔

اطلاع

واضح ہو کہ اکثر مسیحی صاحبان بمراد امداد طبع مسئلہ مولود مقدس براہ راست بندہ کو تحریر فرماتے ہیں مگر بعض حضرات دفتر نور افشاں میں لکھتے ہیں مناسب ہو کہ سب صاحبان بندہ کو اطلاع دیں کیونکہ ارادہ ہو کہ بعد اشاعت یہہ مولود رسالہ کی صورت میں شایع کیا جائے ۱۲ جولائی ۱۸۹۱ء تک بمقام مدرسہ علم الٰہی سہارنپور بعدہٗ کمپ ففگدہ میرے نام درخواست ارسال فرما دیں +

راقم کیدار ناتھ مسیحی

لودیانہ

اُن متواتر تحریروں سے جو لودیانہ آریہ سماج کی نسبت آریہ پتر کا لاہور اور ست دھرم پرچارک جالندھر میں شایع ہوئیں اور ہم نے بھی اپنے کسی پچھلے پرچہ میں کچھ ذکر کیا تھا۔ سماج مذکور کے کارکنوں اور ممبروں نے اصلاح حالت موجودہ سماج کیطرف کسیقدر توجہ کی ہو۔ چنانچہ ۲۱ جون اتوار کے روز سماج مندر میں قریب ۱۵ ممبر اور باقی سکول کے لڑکے اور پریزیڈنٹ سماج بھی اکٹھے ہوئے تھے۔ اسی لئے ہم فی الحال اس تحریر کا جو ایک سبھاسد سماج کیطرف سے ہمارے پاس بمراد اندراج پہنچی ہو شایع کرنا ملتوی رکھتے ہیں۔ کیونکہ اُنہیں ممبران سماج کی نسبت گوشت خوری و مینوشی و ناچ وغیرہ کی مجالس میں شامل ہونے وغیرہ کے حالات ایسے پوست کندہ لکھے ہیں۔ کہ ہم اُنہیں درج اخبار کرکے اس نئے فرقہ کے مقلدان لودیانہ کی پبلک میں شرمندہ کرنا پسند نہیں کرتے۔ البتہ اتنا تو کہے بغیر نہیں رہ سکتے کہ اگر یہہ باتیں راقم نے بغیر غرض لکھی ہیں۔ (کیونکہ راقم خود آریہ سماج کے سبھاسد ہیں) تو اسمیں ذرا بھی شک نہیں۔ کہ بجائے فایدہ کے ان ممبروں کی پرائیوٹ زندگی غیروں کو اور خود انہیں کو بڑا نقصان پہنچائیگی،، ایسی باتوں کے سننے اور دیکھنے سے۔ ہم آریہ گزٹ فیروزپور کے ایک عنوان کا۔ جو اسکے ہر پرچہ میں نظر آتا ہو کہ "آریہ سماج کیا ہو" باستقلال یہہ جواب دیسکتے ہیں کہ۔ وہ لڑکوں اور نو تعلیم یافتوں کا ایک کھیل ہو۔ اور بس +

۲۷ جون کو سنا گیا کہ شہر میں بوجہ شدت گرمی و سختی موسم بعض غیر معمولی اموات واقع ہوئیں لہذا حکام کو صفائی شہر کیطرف زیادہ توجہ ہو۔ چنانچہ جناب ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر معہ سید ولاور علی شاہ صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر و ڈاکٹر بھگوانداس صاحب نے بازاروکوچہ ہائے شہر میں پیدل گشت کرکے بعض آدمیوں کا جنکے مکان کے سامنے غلاظت تھی چالان کر دیا اور عملہ صفائی کو تاکید مزید کی گئی ہو۔ کہ صفائی شہر کی بخوبی نگرانی رکھے +

ایک حلوائی مسمی کشن رام ۴۸ سالہ نے ایک لڑکی ۱۲ سالہ کے ساتھ شادی کی۔ دیکھئے اس ہندوستان سے کسدن اس قسم کے وحشی لوگوں کا نام و نشان مٹے گا۔ اور کب وہ دن ہوگا کہ ایسی شرمناک باتیں ہندو سوسایٹی میں معیوب و خراب سمجھی جائینگی +

بقیہ مولود مقدس

۵۴ پایا جب اسطرح سے مسیحا نے اصطباغ — تا عاصیوں کے دل سے مٹائے گنہ کا داغ
تب روح اُسکو لیگئی بیروں سے سوئے راغ — حاصل ہو آزمایش شیطاں سے تا فراغ

چالیس روز تک وہ رہا امتحان میں۔
دکھ بھوک پیاس کا بھی سہا امتحان میں

۵۵ آخر کو اُس سے آکے یہہ شیطان نے کہا۔ — بیٹا خدا کا تو ہو اگر پھر تو شک نہ لا ؎
پتھر سے کہہ کہ روٹی ہو تیرے لئے غذا۔ — بولا مسیح پاک کہ ہی یوں لکھا ہوا ؎

کیا صرف اک طعام سے جیتا ہو آدمی
پر حق کے ہر کلام سے جیتا ہو آدمی

۵۶ ہیکل کے کنگرہ پہ اُسے لاکے پھر کہا ؎ — نیچے تو اپنے آپ کو اس اونچے سے گرا۔
بھیجیگا وہ فرشتوں کو اپنے ہی یوں لکھا — لگنے نہ پائے ٹھیس تیرے پاؤں کو ذرا

بولا مسیح یہہ بھی لکھا پڑھ لیا کبھی ؎
اپنے خدائے پاک کو مت آزما کبھی۔

۵۷ پھر لے گیا مسیح کو اونچے پہاڑ پر ؎ — دنیا کی ساری سلطنتیں آئیں تا نظر ؎
ابلیس بولا تو مجھے سجدہ کرے اگر۔ — کردوں یہہ اختیار میں سب تیرے بخطر

بولا مسیح لعن ہو تجھ پر لعیں ردا
سجدہ سوا خدا کے کسی کو نہیں روا

۵۸ ہار العیں تو بھاگا مسیحا کو چھوڑ کر ؎ — پھر مدتوں نہ آیا خداوند کو نظر
حاضر ملایکہ ہوئے باندھے ہوئے کمر — مشغول خدمت شہ دیں میں بکروفر

پھر کار وعظ و پند میں مصروف ہوگیا
ایسا کہ عام و خاص میں معروف ہوگیا

۵۹ اندھوں کو آنکھیں بہروں کو وہ بخشتا تھا کان — لنگڑوں کو پاؤں لنجوں کو ہاتھ اور مردوں کو جان
وہ کوڑھیوں کو صاف کیا کرتا تھا ہر آن۔ — آسیب خوردہ پاتے تھے بدروحوں سے امان

لعزر کی داستان سناتا ہوں میں تمہیں
سنیو بگوش جاں سُناتا ہوں میں تمہیں

۶۰ مریم اور اسکی ایک بہن تھی جو مارتھا۔ — ہاں جسنے عطر پائے مسیحا پہ تھا ملا ؎
لعزر انہیں کا بھائی تھا پیارا مسیح کا۔ — بیچارہ دفعتاً یونہیں بیمار ہوگیا ؎

بہنوں نے جوش خوں سے خبر دی مسیح کو
لازم تھی اطلاع سو کردی مسیح کو

۶۱ لعزر کا حال جبکہ خداوند نے سُنا — دو روز اور بعد قبول میں وہیں رہا
بولا کہ یہہ مرض نہیں بیجا نہ موت کا — پر یہہ کہ ہو جلال خدا بیٹے کا سوا

ہو قدرت خدائے زمین و زماں عیاں
بیٹے کا ہو جلال تہ آسماں عیاں

۶۲ پھر مالک بقا و فنا عیسی زماں ؎ — آیا جہاں تھا لعزر بیمار کا مکان ؎
مریم بھی دوڑی سنتے ہی اشک آنکھوں سے رواں — کی عرض یوں حضور خداوند جسم و جاں

کرتے تھے جسکو آپ بہت پیار مرگیا
میرا عزیز لعزر بیمار مرگیا

۶۳ پوچھا مسیح نے کہ کہاں دفن اُسے کیا ؎ — مریم نے تب یہہ رو کے خداوند سے کہا
ربی یہہ چار روز کا گذرا ہی ماجرا۔ — بدبو بھی اس سے آنے لگی ہوگی اب ہوا

بولا مسیح کیا نہیں تجھکو یقین ہی ؎
اُٹھیگا تیرا بھائی جو زیر زمین ہی

۶۴ مریم ادب سے بولی کہ میں مانتی ہوں ہاں — روز قیامت اُٹھیگا میرا عزیز جاں
بولا مسیح میں ہی قیامت ہوں بیگماں — خود میں ہی زندگی ہوں جلاتا ہوں مردگاں

تب لائی قبر لعزر مرحوم پر اُسے
قدرت مسیح کی تھی نہ معلوم پر اُسے

۶۵ مریم کے ساتھ اور یہودی بھی تھے تمام — جسنے کہ ہوگیا تھا سر قبر ازدحام
رویا مسیح پھر یہہ کیا لوگوں سے کلام — پتھر ہٹاؤ قبر سے تم سب کرو یہہ کام

فرمایا تب مسیح نے لعزر نکل کے آ
میں تجھکو حکم دیتا ہوں باہر نکل کے آ

۶۶ زندہ خدا کے بیٹے کی آواز جب سُنی — لعزر کے آگیا وہیں مردہ بدن میں جی
طاقت جو پاؤں چلنے کی عیسی نے اُسکو دی — نکلا کفن میں لپٹا ہوا مرد متقی ؎ ؎

لعزر کے رشتہ دار مسرت میں آگئے
دیکھا یہودیوں نے تو حیرت میں آگئے

۶۷ اس معجزہ نے بسکہ دلوں پر کیا اثر۔ — مریم نے بہر سجدہ جھکایا قدم پہ سر
اس ازدحام سے کہ جو حاضر تھا قبر پر — روحانی مردہ آپ کو سمجھے تھے جو بشر

دست مسیح پاک سے وہ زندہ ہوگئے۔
ذرہ بنے تو مہر سے تابندہ ہوگئے

(باقی پھر)

ضرورت

کانپور کرائسٹ چرچ ہائی سکول کی لوئر کلاسوں کے واسطے ایک انگریزی ٹیچر اور ایک فارسی خوان منشی کی جو خوشنویس بھی ہو ضرورت ہے۔ درخواست معہ اسناد و طلب تنخواہ جلد منیجر کرائسٹ چرچ ہائی سکول کانپور کے نام بھیجنا چاہیئے۔

بہت جلد ضرورت

سکاچ مشن گرلز سکول گجرات کے لئے ایک دیندار مسیحی اُستادنی کی ضرورت ہے۔ جو اپر پرائمری تک ورنیکولر میں خاطر خواہ طور سے تعلیم دے سکے۔ تنخواہ حسب لیاقت ۱۵ روپے سے ۲۰ روپیہ تک دیجائیگی۔ درخواستیں بہت جلد مجھ مشتہر کے پاس آنی چاہئیں۔

المشتہر

مس۔ ایچ۔ ہکیجن صاحبہ سپرنٹنڈنٹ سکاچ گرلز سکول گجرات

(پنجاب)

روئداد جلسہ معمولی میونسپل کمیٹی لودیانہ

باجلاس شہزادہ محمد نادر صاحب سی۔ آئی۔ ای پریزیڈنٹ و میر مجلس۔ لالہ شب سرنداس صاحب۔ ماسٹر مولراج صاحب لالہ راجیداس صاحب۔ لالہ منسا رام صاحب ساہوکار و منشی وجیہہ الدین صاحب۔ منشی محمد بخش صاحب۔ منشی رحیم بخش صاحب۔ لالہ گوپی مل صاحب۔ چودھری کندن سنگھ صاحب خواجہ احسن شاہ صاحب مولوی محمد حسن صاحب۔ مسٹر ایم وائلی صاحب۔ سید غلام محمد صاحب۔ ممبران۔

واقع ۲۹۔ اپریل ۱۹۰۱ء

نمبر ۱۔ رزولیوشن نمبر ۲ مورخہ ۳ مارچ ۱۹۰۱ء ہفتہ سرکلر نمبر ۲۴۳ صاحب ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم نسبت تجویز انعام و تمغہ امتحان مڈل و پرائمری دانٹر میں۔ تجویز ہوئی کہ یہ معاملہ رپورٹ کے لئے سپرد لالہ راجیداس صاحب و مولوی محمد حسن صاحب کے ہو۔

نمبر ۲۔ رپورٹ سید غلام محمد صاحب کہ سپاہیان گارڈ متعینہ قلعہ نے خاربندی کر کے راستہ درلسی بند کر دیئے اور لوگوں آیندہ روندہ پر جرمانہ کرتے ہیں۔ حالانکہ حکم تھا کہ جو کوئی خلاف ورزی قواعد کی کرے اسکو بحضور جناب صاحب مجسٹریٹ بہادر چالان کریں۔ تجویز کہ اصل رپورٹ بحضور جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر لودیانہ بغرض صدور حکم مناسب مرسل ہووے۔

نمبر ۳۔ درخواست عبدالحق مدرس شاخ میونسپل بورڈ لودیانہ بدرخواست رخصت ۹ ماہ علاوہ رخصت سابقہ بعوض۔ تجویز ہوئی کہ سپرد سب کمیٹی کے ہووے۔

نمبر ۴۔ روبکار جناب شہزادہ محمد نادر صاحب آنریری مجسٹریٹ بحوالہ روبکار جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر۔ مورخہ ۲۵۔ اپریل ۱۹۰۱ء بحوالہ چٹھی نمبر ۹۲۵ صاحب کمشنر بہادر مشعر اسکے کہ جو ایک محرر محکمہ صاحبان آنریری مجسٹریٹان میں رکھا جاوے گا اسکی تنخواہ دینے میں میونسپل کو کیا تامل ہے۔ تجویز ہوئی کہ چونکہ کمیٹی پہلے ہی سے ایک مسلخوان کی تنخواہ دیتی ہے اور اگر ایک اور محرر کی ضرورت ہے تو سرکار کو اختیار ہے کہ بضرورت خود ملازم رکھیں اور دیگر اضلاع میں دستور ہے کہ مسلخوان کی ہی تنخواہ ملتی ہے۔

نمبر ۵۔ رپورٹ ممبر صاحب حلقہ و معہ رپورٹ سب کمیٹی ظہر درخواست ہرنام داس کہ اسکو واسطے شامل کرنے چبوترہ کے اندر دکان کے اجازت دیجاوے کیونکہ اسکی خرید ہے۔ اور اجازت اشتہار نمبر ۲۴۳ کے خلاف نہیں اور حکم صاحب پریزیڈنٹ کہ کمیٹی سے تصفیہ اس امر کا ہونا چاہیئے کہ چبوترہ جز کوچہ ہے یا نہیں۔ کثرت رائے سے تجویز ہوئی کہ اجازت دیجاوے۔

نمبر ۶۔ درخواست اوتم چند پسر لکھا رام بدرخواست ملنے اجازت تعمیر پل طولاً ۶ ۴ فیٹ۔ پنج و حکم صاحب پریزیڈنٹ بحوالہ رپورٹ اوورسیر و داروغہ صفائی کہ اگر اسقدر پل طویل بنایا گیا تو صفائی ناممکن ہے البتہ بموجب نقشہ مرتبہ اوورسیر کے دیوار میں لکڑی یا پتھر کے توڑے لگا کر سائل پل بناوے تو مناسب ہے جسکو سائل نامنظور کرتا ہے معہ سوال عذرداری اوتم چند۔ تجویز ہوئی کہ یہ معاملہ سپرد سب کمیٹی کے ہووے۔ جسمیں مسٹر ایم وائلی صاحب و منشی رحیم بخش صاحب و لالہ راجیداس صاحب شامل ہوویں۔

نمبر ۷۔ درخواست منشی عبدالرحمٰن شرف عدالت بدرخواست ملنے اجازت تعمیر برآمدہ کی اپنی دکان کے آگے و رائے ممبر صاحب کہ اس تعمیر سے میونسپل کو کچھ حرج نہیں اور از روئے قبالہ زمین منشی عبدالرحمٰن پائی جاتی ہے۔ و کیفیت اہلمد صدر کہ متصل مکان منشی عبدالرحمٰن کوئی زمین درج نزول نہیں ہے۔ واسطے صدور حکم معہ مسل سابقہ۔ تجویز ہوئی کہ یہ معاملہ بھی اسی سب کمیٹی کے سپرد ہووے۔ جو رزولیوشن نمبر ۶ صدر سے مقرر ہو چکی ہے۔

نمبر ۸۔ روبکار جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر مورخہ ۱۶ مارچ ۱۹۰۱ء بحوالہ رپورٹ انسپکٹر بہادر حلقہ جالندھر کی چٹھی نمبر ۱۵ مورخہ ۲۶ جنوری ۱۹۰۱ء مشعر اسکے کہ مدرسہ احمدیہ بموجب فرد ہمر دیفہ ۱۲ روپیہ ماہوار امداد کا مستحق ہے۔ اور کتب ذیل میونسپل سے ملنی چاہئیں۔ اردو کی پہلی۔ اردو کی دوسری۔ مشق نستعلیق۔ تجویز ہوئی کہ یہ امداد کا بحساب ۱۲ روپیہ از تاریخ رپورٹ صاحب انسپکٹر سے دیجاوے۔

(باقی آئندہ)

اس ہفتہ کی رپورٹ پیدائش ۱۶۔ اموات ۲۷۔

واسطے پادری آئی۔ سی۔ نیوٹن صاحب کے امریکن مشن پریس لودیانہ میں مسٹر ایم وائلی منیجر کے اہتمام سے چھپا